پھر اہلِ شام سے کیا مخدومہ نے بیاں | اولاد والو سن لو مرے غم کی داستاں
جاتی ہوں میں تو شام سے مجبور و نیم جاں | دشمن کوئی مٹائے نہ اس قبر کا نشاں
رکھو گے چشمِ لطف جو قبرِ یتیم پر
احسان ہوگا روحِ رسولِ کریم پر

فرصت ملے تو شمع جلا دینا قبر پر | ممکن اگر ہو پھول چڑھا دینا قبر پر
آنسو کبھی گریں تو گرا دینا قبر پر | ایسا کوئی نشان بنا دینا قبر پر
معلوم ہو نبی کی نواسی کی قبر ہے
پانی چھڑکتے رہنا یہ پیاسی کی قبر ہے

خاموش ہو ظہور کہ ہے طول ناگوار | ہیں اشکبار غم سے عزادارِ دل فگار
اب عرض بنتِ فاطمہ سے کر بانکسار | شہزادی چند سال سے دل کو نہیں قرار
ہو جائیں جلد دور پریشانیاں مری
کر دے خدا معاف بداعمالیاں مری

مرثیہ

www.emarsiya.com

غل ہے دمشق میں کہ اسیرِ ستم چھٹے | نادم ہوا یزید نبی کے حرم چھٹے
بازو رسن سے کھل گئے پابندِ غم چھٹے | رونے کا حکم مل گیا با چشمِ نم چھٹے
زین العبا کے پاؤں سے بیڑی جدا ہوئی
زینب کے سر کو آج میسر ردا ہوئی

اب طوقِ خاردار گلے میں نہیں مگر | نازک گلا مریض کا زخمی ہے اسقدر
بہتا ہے خونِ تازہ بدن ہے تمام تر | بارِ گراں کی طرح سنبھالا ہوا ہے سر
افراطِ درد و کرب سے ہلنا محال ہے
پھوپھیاں گلے ملیں بھی تو ملنا محال ہے

اٹھتے ہیں خاک سے تو سنبھلنے کا دم نہیں | سنبھلیں اگر تو پہلو بدلنے کا دم نہیں
پھوپھیاں انہیں اٹھائیں تو چلنے کا دم نہیں | زنداں کا در کھلا ہے نکلنے کا دم نہیں
بڑھتے نہیں ہیں جو در کی طرف نیم جاں کے پاؤں
پنڈلی کے زخم روکتے ہیں ناتواں کے پاؤں

ماں دیکھتی ہے نبض تو جی سنسناتا ہے | بیٹے کا حالِ زار کلیجہ ہلاتا ہے
بیمارئ کا خوف جو دل کو ستاتا ہے | کہتی ہے کیا یہ لال بھی ہاتھوں سے جاتا ہے
لوگو دعائیں دو مرے یوسف جمال کو
آئے نہ موت قید میں اس خوش خصال کو

عابدؑ کو موت آئی اگر قید خانے میں — وارث نہ ہوگا کوئی ہمارا زمانے میں
باقرؑ فقط بچا ہے علیؑ کے گھرانے میں — مشغول ہوگا باپ کی تربت بنانے میں
غسل و کفن نہ ہو جو میسر تو غم نہیں
دفنائے لاش باپ کی تنہا یہ دم نہیں

عابدؑ نے آہ بھر کے بصد کرب یہ کہا — اچھا تھا قید ہی میں جو آتی ہمیں قضا
لیکن کسی کا امرِ الٰہی میں دخل کہا — دیکھیں گے غم دکھائیں گے جو بانیِ جفا
دامن کو آنسوؤں سے بھگوتے رہیں گے ہم
چالیسؑ سال باپ کو روتے رہیں گے ہم

زین العبا حرم کے سہارے جو وطن تک آئے — زینبؑ نے سر کو پیٹ کے الفاظ یہ سنائے
کیسے دمشق چھوڑ کے زینبؑ مدینے جائے — مجھ کو لہو رلائے گا دردِ فراق ہائے
چھینا اجل نے مجھ سے امانت کو بھائی کی
وہ مر گئی جسے تھی تمنا رہائی کی

افسوس بنتِ شاہِ مدینہ ہے قبر میں — روئی جو رات دن وہ حزینہ ہے
میری محبتوں کا دفینہ — کنبے کے دل کا چین سکینہؑ ہے قبر میں
قبرِ سکینہؑ چھوڑ کے ذلت اٹھاؤں گی
عباسؑ کے مزار پہ کس منہ سے جاؤں گی

www.emarsiya.com

پہنچے جو کہنے والے سکینہؑ کی قبر پر — کرنے لگے وہ نالے سکینہؑ کی قبر پر
ارماں جو تھے نکالے سکینہؑ کی قبر پر — زینبؑ جگر سنبھالے سکینہؑ کی قبر پر
فرما رہی تھیں اے مرے اللہ کیا کروں
کس کے سپرد امانتِ آلِ عبا کروں

کوئی عزیز ہے نہ مددگار ہے یہاں — ہر اہلِ شام در پئے آزار ہے یہاں
ہر لحظہ گرم ظلم کا بازار ہے یہاں — محفوظ رہنا قبر کا دشوار ہے یہاں
یارب سبیل کر دے مرے دل کے چین کی
محفوظ قبر کر دے یتیمِ حسینؑ کی

آوازِ گریہ شہر میں گونجی جو ناگہاں — روتی ہوئی گھروں سے نکل آئیں بی بیاں
زینبؑ نے آنے والیوں سے یوں کیا بیاں — اے بی بیو ابھی نہ کرو شیون و فغاں
اک التماس سن لو تو آنسو بہانا تم
ظلم و ستم کی یاد نہ دل سے بھلانا تم

معلوم ہے تمہیں جو یہاں ہم نے دکھ اٹھائے — جس حال سے ہم آئے کسی کو خدا نہ لائے
سر ننگے ہم پھرے سرِ بازار ہائے ہائے — کرتی ہوں یہ دعا نہ برا وقت تم پہ آئے
بچے تمہارے خوش رہیں تم کو الم نہ ہو
جو غم ہمیں پڑے ہیں کسی کو وہ غم نہ ہوں

مدفون تمہارے پاس ہے جانی حسینؑ کی | میں چھوڑے جا رہی ہوں نشانی حسینؑ کی
ممکن نہ ہو جو مرثیہ خوانی حسینؑ کی | سب کو سناتی رہنا کہانی حسینؑ کی

بچوں سے اپنے جب کبھی دل شاد کیجیو
اس بے پدر کی قبر کو بھی یاد کیجیو

اے شام والیو ہے اس بات کا خیال | دل میری اس بھتیجی کا حساس ہے کمال
محبوب ہیں بہت اسے اطفالِ خورد سال | ناراض اگر کبھی تمہیں کر دیں تمہارے لال

کرنا معاف شاہِ مدینہ کا واسطہ
جھڑکی انہیں نہ دینا سکینہؑ کا واسطہ

ششماہہ ایک بھائی جو تھا اس یتیم کا | دشتِ بلا میں اس کا گلا تیر سے چھدا
ہر چند دفن زیرِ زمیں تھا وہ مہ لقا | ظالم نے قبر کھود کے لاشے پہ کی جفا

بہتا تھا خونِ تازہ زمیں پر صغیر کا
دیکھا تھا اس نے کٹتے ہوئے سر صغیر کا

فرصت ملے تو شمع جلا دینا قبر پر | ممکن اگر ہو پھول چڑھا دینا قبر پر
آنسو کبھی گریں تو گرا دینا قبر پہ | ایسا کوئی نشان بنا دینا قبر پہ

ظاہر یہ ہو نبیؐ کی نواسی کی قبر ہے
پانی چھڑکتی رہنا یہ پیاسی کی قبر ہے

www.emarsiya.com

دل ہے مرا فراقِ سکینہؑ سے چور چور | مجبور جا رہی ہوں مگر آؤں گی ضرور
قبرِ سکینہؑ سے نہ مری قبر ہوگی دور | اب تو بھی عرض حضرتِ زینبؑ سے کر ظہور

روضے پہ اپنے جلد بلا لیجیے مجھے
گلزارِ کربلا بھی دکھا دیجیے مجھے